# 31234-اشیاء کی خریداري کرکے قیمت ادا نہیں کی

## سوال

میرے خاوند نے ویزا کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ کفار سے کچھ اشیاء خریدیں اور قیمت کی ادائیگی نہیں کی تو کیا یہ چوري شمار ہوگی ؟

## پسندیدہ جواب

جو کوئی بھی
خریداري کرے اور اس کی قیمت ادا نہیں کرتا تو بلاشک وشبہ وہ ان اشیاء کا چور شمار
ہوگا، اور چوري کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے، شریعت اسلامیہ نے دایاں ہاتھ کاٹنا اس
کی حد مقرر کررکھی ہے :

فرمان باري تعالی ہے :

**.{اور چوري کرنے والے مرد اور چوري کرنے والی
عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کے اعمال کا بدلہ اور اللہ تعالی کی جانب سے سزا
ہے}**.المائدۃ (38)

اور شریعت اسلامیہ نے چوري کرنے والے پر
حقداروں کے حقوق کی ادائیگی واجب کی ہے، اور جو یہ حقوق ادا نہیں کرتا اسے ذلت ورسوائی
اور سزا ملے گی.

ابو حمید ساعدي رضی اللہ تعالی عنہ
بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ کی قسم تم میں سے جو کوئی بھی
کوئی ناحق چیز لے گا وہ روز قیامت اللہ تعالی سے ملے گا تو اس نے وہ چیز اٹھا رکھی ہوگی،
تم میں سے کوئی ایک اللہ تعالی سے ملے گا تو اس نے اونٹ اٹھا رکھا ہوگا وہ اونٹ آواز
نکال رہا ہوگا، یا پھر گائے اٹھائی ہوئی گی اور اس کی آواز ہوگی یا بکري وہ بھی
ممنا رہی ہوگی.

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنا ہاتھ بلند کیا حتی کہ ان کی بغل کی سفیدي نظر آنے لگی اور وہ یہ فرما رہے تھے :

اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ صحیح بخاري حدیث نمبر (6578) صحیح مسلم حدیث نمبر (1832).

اس شخص کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ اسے
جو بھی طریقہ مناسب معلوم ہو اس طریقہ سے مال واپس کرے اور اپنا آپ ظاہر بھی نہ کرے،
اور اگر مسروقہ چیز کسی ایسی جگہ کی ہو جہاں وہ پہنچانی ممکن نہ ہو یا پھر چوری کرنے
والے کے لیے اس جگہ کی تعیین کرنی مشکل ہو جائے: تو اس صورت میں اسے چاہیے کہ وہ مالک
کی جانب سے اس کی قیمت صدقہ کردے.

اور اگر مالک کو معلوم ہو جائے تو چوری
کرنے والے کو چاہیے کہ وہ مالک کو اپنی جانب سے صدقہ کرنے یا رقم واپس لینے کا اختیار دے،
اگر مالک صدقہ اختیار کرلے تو اسے اس کا اجر و ثواب ملے گا وگرنہ اسے اس کی قیمت ادا کرنا
ہوگی اور صدقہ توبہ کرنے والے کی جانب سے ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ سچی توبہ کرے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہیں:

اگر اس نے کسی شخص یا پھر کسی ادارے
کا مال چوري کیا ہو تو آپ پر واجب ہے کہ اس سے رابطہ کریں اور اسے کہیں کہ میرے ذمہ آپ
کا اتنا مال ہے، اور پھر آپ دونوں کے مابین صلح صفائی سے جو اتفاق ہو اس پر عمل کریں.

لیکن ہو سکتا ہے کہ انسان کے لیے ایسا
کرنا مشکل ہو اور مثلا اس کے لیے اس شخص کے پاس جا کر یہ کہنا ممکن نہ ہو کہ میں نے آپ
کی فلاں چیز چوري کی تھی اور یہ یہ چیز اٹھائی تھی، تو اس حالت میں کسی دوسرے طریقہ
سے اس تک اس کی قیمت پہنچائی جا سکتی ہے، یعنی اس کے کسی دوست کو یہ رقم دے اور اسے
کہے کہ یہ فلاں آدمی کی ہے اور اسے سارا قصہ اور ماجرا سنا دے اور کہے کہ اب میں نے
اللہ تعالی کے ہاں ایسے کاموں سے توبہ کرلی ہے، اس لیے میري گزارش ہے کہ آپ اس تک یہ
رقم پہنچا دیں.

اور جب وہ ایسا کرتا ہے تو اسی
کے بارہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

**.{اور جو كوئى بھی اللہ تعالی كا تقوي**
**اختيار كرتا ہے اللہ تعالی اس كے ليے نكلنے كا راہ بنا ديتا ہے}.** الطلاق ( 2 )

اور دوسري آيت ميں فرمان باري تعالى
ہے :

**.{اور جو كوئى بھی اللہ تعالی كا تقوي**
**اختيار كرتا ہے اللہ تعالی اس كے معاملہ ميں آسانی پيدا كر ديتا ہے}.** الطلاق ( 4 )

اور اگر يہ فرض كر ليا جائے كہ آپ نے
ايسے شخص كی چوري كی جس كے بارہ اب آپ كو كوئى علم نہيں اور نہ ہی آپ يہ جانتے ہيں كہ
وہ كہاں رہتا ہے : تو يہ پہلے سے بھی آسان ہے ، اس ليے آپ كے ليے مالك كی جانب سے صدقہ
كرنا ممكن ہے اور اس طرح آپ اس سے بري الذمہ ہو جائيں گے .

سائل نے جو قصہ ذكر كيا ہے اس جيسے معاملہ
سے يقينا انسان كو دور رہنا اور اجتناب كرنا چاہيے؛ اس ليے كہ ہو سكتا ہے وہ طيش اور
بے وقوفی كی حالت ميں ہو اور چوري كر لے اور كوئى اہتمام نہ كرے اور جب اللہ تعالی اسے
ھدايت نصيب فرمائے تو اس كے ليے اس سے خلاصی حاصل كرنے ميں مشكل پيش آئے .

ديكھيں : فتاوي اسلاميۃ ( 4 / 162 )

اور مستقل فتوي كميٹی كے علماء كرام
كا ايسے سپاہی كے بارہ ميں جس نے كسی شخص كا مال چوري كيا ہو كہنا ہے كہ :

اگر تو اسے اس شخص كا علم ہو يا پھر
وہ كسی ايسے شخص كو جانتا ہو جسے وہ شخص معلوم ہے تو اس كے ليے اس شخص كی تلاش ضروري ہے
تا كہ وہ اس تك اس كی چاندي اس كے سپرد كر سكے يا پھر اس كے برابر رقم دے يا پھر ان كا
جس پر اتفاق ہو وہ اس كے سپرد كرے .

اور اگر وہ اس شخص كو نہيں جانتا يا
پھر وہ اس كی تلاش سے نا اميد ہو تو وہ مالك كی جانب سے وہ چاندي يا اس كے برابر رقم
صدقہ كر دے ، اور اگر صدقہ كرنے كے بعد اسے وہ شخص مل جاتا ہے تو اس نے جو كچھ كيا ہے اسے
اس كی خبر دے اگر تو مالك اس كی اجازت ديتا ہے تو بہتر اور اگر وہ اس كی مخالفت كرتا
اور اپنی رقم كا مطالبہ كرے تو وہ اس كا ضامن ہو گا اور اسے وہ رقم ادا كرنا ہو گی

تو اس طرح صدقہ اس کی اپنی جانب سے ہوگا، اور اس کے ساتھ ساتھ اسے چاہیے کہ اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرے اور مالک کے لیے دعا کرتا رہے.

دیکھیں : فتاوي اسلامیۃ (165/4)

واللہ اعلم.